افتتاح جلسہ سالانہ سے قبل دو نکاحوں کا اعلان

(فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء)

۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء جلسہ سالانہ کے افتتاح سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے صاجزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا نکاح امتہ القدوس بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے ایک ہزار روپے حق مہر پر اور پیر معین الدین صاحب کا نکاح صاجزادی امتہ النصیر بیگم صاحبہ سے ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ لے

خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

میں بعض حالات کی وجہ سے افتتاح جلسہ سے پہلے دو نکاحوں کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اس امر کو پہلے ظاہر نہیں ہونے دیا کیونکہ ایسے موقع پر بہت سے احباب اپنے کاغذات دے دیتے ہیں اور وہ اتنا وقت لے لیتے ہیں کہ جس سے تقریر پر یا جلسہ پر بھی اثر پڑ جاتا ہے یہ دو نکاح جن کا میں اعلان کرنا چاہتا ہوں ایک تو میرے لڑکے مرزا وسیم احمد کا ہے جو شروع ایام ہجرت سے قادیان میں بیٹھا ہوا ہے یہ نکاح امتہ القدوس بیگم جو ہمارے ماموں مرحوم و مغفور میر محمد اسماعیل صاحب کی لڑکی ہیں ان سے ایک ہزار روپیہ مہر پر قرار پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے اس کے چچازاد بھائی سید داؤد احمد وکیل ہیں اور لڑکے کی طرف سے قبول کرنے کا اختیار میرے نام آیا ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور نے سید داؤد احمد صاحب سے فرمایا کہ سید داؤد احمد تمہیں امتہ القدوس کے حقیقی ولیوں کی طرف سے اور امتہ القدوس بیگم کی طرف سے ان کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر

پر مرزا وسیم احمد ولد مرزا محمود احمد سے منظور ہے اس پر سید داؤد احمد صاحب نے اپنی منظوری کا اعلان کیا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

اب میں مرزا وسیم احمد کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ ان کو ایک ہزار روپیہ مہر پر امتہ القدوس بیگم بنت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم سے اپنا نکاح منظور ہے۔

دوسرا نکاح امتہ النصیر بیگم جو میری لڑکی ہے اور سارہ بیگم مرحومہ کے بطن سے ہے اس کا ایک ہزار روپیہ مہر پر پیر معین الدین ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے قرار پایا ہے۔ احباب کو معلوم ہو گا کہ میں اپنی لڑکیوں کا نکاح صرف واقفین زندگی سے کر رہا ہوں اور اس رشتہ میں بھی میرے لئے یہی کشش تھی کہ لڑکا واقف زندگی ہے۔ میں اپنی طرف سے اور امتہ النصیر بیگم کی طرف سے پیر معین الدین صاحب ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر ان کے نکاح کی قبولیت کا اعلان کرتا ہوں۔

پیر معین الدین ولد پیر اکبر علی صاحب مرحوم کیا آپ کو ایک ہزار روپیہ مہر پر امتہ النصیر بیگم بنت مرزا محمود احمد سے اپنا نکاح منظور ہے۔ ان کی منظوری کے بعد حضور نے فرمایا:

دوست اب دعا کریں۔ اس کے بعد جلسہ کا افتتاح ہو گا۔ چنانچہ سب دوستوں نے حضور نے ساتھ مل کر لمبی دعا کی۔

(الفضل یکم جنوری ۱۹۵۲ء صفحہ ۳)

[1] الفضل یکم جنوری ۱۹۵۲ء صفحہ ۱